THE ALFAZL QADIAN

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللہُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ❖

جلد ۹	سنہ ۱۳۴۰ھ	مطابق ۲۶ محرم	قادیان	مورخہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء	نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ۲۷ ستمبر کو دارالامان میں رونق افروز ہونے کی اطلاع بذریعہ تار کے نمبر سے موصول ہوئی تھی لیکن بعد ازاں دوسری تار کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ۲۷ کو تشریف نہ لا سکینگے اسپر ۲۷ کو قافلہ بٹالہ پہنچ گیا۔ اور آج (۱۰ ستمبر) کو دارالامان آگیا ہے۔ جسمیں حضرت میاں شریف احمد صاحب اور دیگر احباب ہیں۔ لیکن حضور معہ چند احباب لاہور ٹھہر گئے۔ اور انشاء اللہ ۲۹ کو رونق افروز ہونگے ❖

مولوی محمد علی صاحب بدوملوی کی اہلیہ صاحبہ جو بہت مخلص احمدی تھیں گذشتہ جمعہ کی رات کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں ❖

اشک ندامت کے چند قطرے

نفس لوامہ کی آنکھوں سے

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

مرے ستار! تو نے پردہ پوشی بارہا کی ہے۔
مگر میں نے گناہوں میں بہت ہی کم حیا کی ہے
تری بندہ نوازی نے ہمیشہ ہی وفا کی ہے
مگر میں نے جفا کی ہے۔ جفا کی ہے جفا کی ہے
نہ باز آیا۔ نہ باز آیا۔ یہ نفس ظالم و سرکش
اگرچہ میں نے بھی اسکو ملامت بارہا کی ہے
یہ اکثر کہہ چکا ہوں اب نہیں ایسا میں کرنے کا
مگر جب وقت آیا پھر وہی میں نے خطا کی ہے
مجھے اقرار ہے اپنی خطاؤں کا مگر مولیٰ
مرا کچھ بس نہیں چلتا کہ مجبوری بلا کی ہے
تجھی سے چارۂ کارِ غریب بے نوا ہوگا
یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے ابتدا کی ہے
ترے حکموں کو توڑا جس کو ملنا تھا اسے چھوڑا
تعلق غیر سے جوڑا حماقت انتہا کی ہے
مگر اب کیا کروں۔ آہیں بھروں یا دل ہی دل میں ناتی
شکایت مجھ کو نفسِ دون دغا فرما جو کی ہے
تری رحمت سے زندہ ہوں کہ آخر تیرا بندہ ہوں
مجھے معلوم ہے جو کچھ سزا اس ناسزا کی ہے
مری بگڑی بنانے والی تیری ذات عالی ہے
تو بالآخر تجھی سے رحم کی یہ التجا کی ہے

بچالے کیدِ شیطاں سے ۔ چھڑالے قیدِ عصیاں سے
تری درگاہ میں یہ آج رو رو کر دعا کی ہے

بُتانِ بے وفا کے سنگِ در پر سر نہ توڑونگا
جبینِ سائی کے شایاں چوکھٹ احمدؐ میرزا کی ہے

جو اپنی شان میں یکتا ۔ جو اپنی آن میں ایسا
کہ صورت اور سیرت سب محمد مصطفےٰ کی ہے

خیالِ عارضِ پُر نور و گیسوئے معنبر میں
مرے دل نے نماز صبح و شام اک جا ادا کی ہے

زمانے بھر کے صحت گاہ ناکارہ ہوئے ثابت
جہاں میں دھوم اب دارالامان دارالشفا کی ہے

تمہیں انصاف سے کہنا کہ مجھ سے یوں کہے رہنا
یہ کچھ قدرِ محبت میری جانِ مبتلا کی ہے

رہا کرتا ہے عارض عارضہ میں اکثر اکمل کو
کسی دن یہ بھی سُن لوگے کہ اکمل نے قضا کی ہے

اخبار احمدیہ

ایک رؤیا

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میری یہ رؤیا اخبار میں شایع فرماویں ۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں نے ماہ جولائی ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء کو رؤیا میں دیکھا ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف رکھتے ہیں ۔ اور بہت سارے اپنی جماعت کے آدمی اور مخالفین میں سے بھی موجود ہیں ۔ آپ سٹیج کے قریب لیکچر دینے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ پیشتر ازیں کہ آپ لیکچر شروع کرتے ۔ آپ نے حضرت مرزا محمود احمد بشیر الدین خلیفۃ المسیح ثانی کو کھڑا کر کے جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہمارا کریم کے وہ تمام وعدے جو میرے ساتھ تھے وہ اس کے وقت میں پورے ہوئے ہیں ۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے ۔

خاکسار محمد نواز خان منیجر جنرل سیونگ مشین کمپنی جہلم

انسپکٹر معائنہ حسابات

مولوی فضل الدین صاحب ضلع شاہ پور کے دورہ کے لئے تشریف لارہے ہیں ۔ چندہ کی پڑتال و تحریک بھی فرمائینگے احباب حتی الوسع ان کی تشریف آوری سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں ۔ والسلام ۔ نیاز مند عبد المغنی ناظر بیت المال

اعلان نکاح

میری لڑکی زینب بی بی کا نکاح عبد الکریم پسر چودہری بابا نظام الدین صاحب قوم جٹ سندھو سکنہ موضع کاہلوں ضلع امرتسر حال قادیان سے بالعوض مہر ... مسجد مبارک میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا (۲) میری ربیبہ لڑکی مسماۃ حسن بی بی کا نکاح مسمی قاضی نور محمد ولد عبد العزیز مرحوم راجپوت سکنہ ... حال قادیان سے بالعوض مہر مبلغ ...؁ مسجد مبارک میں حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا ۔ شیخ عبد الستار نو مسلم قادیان

پتہ مطلوب ہے

کسی تارکش احمدی کا پتہ مطلوب ہے ۔ روشن دین رنگریز از پنڈ چکری (لائل پور) چودہری حاجی اللہ دتا صاحب مرحوم

ولادت

و مغفور ساکن ... کے پوتے کے ہاں خدا تعالیٰ نے ... اپنے خاص فضل و کرم اور غریب نوازی سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ احباب مولود کے لئے دلی دل سے زیادتی عمر و سعادت دارین کی دعا فرماویں ۔ خاکسار غلام احمد مولوی فاضل بڈملوی

میرے چھوٹے گھر میں خدا تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ حضرت نے مبارک احمد نام رکھا ۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو عمر اور سعادت عطا فرمائے ۔ فرزند علی عفا اللہ عنہ ۔ از شہر فیروز پور ٭ اخویم پیر غلام محی الدین صاحب ونجواں کے ہاں فرزند تولد ہوا ۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو خادم دین بنائے ۔ عبد الغفار احمدی ونجواں

طبی امداد

خاکسار بعارضہ روماٹیزم (وجع المفاصل) عرصہ ایک سال سے بیمار ہے ۔ اگر کوئی بزرگ اس مرض کے علاج میں خاص دسترس رکھتے ہوں ۔ تو خاکسار کو مفید مشورہ اور علاج سے آگاہ فرماویں مناسب معاوضہ سے دریغ نہ ہوگا ۔ خاکسار نے بہت سے علاج کئے ہیں ۔ کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا ۔

خاکسار عمر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ اجنالہ ضلع امرتسر

درخواست دعا

جملہ احمدی احباب میری دینی و دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے دعا فرمائیں نیز ملیریا سے بچنے کے لئے جو اس طرف بکثرت ہے دعا فرماویں ۔ محمد ابراہیم احمدی سب پوسٹماسٹر کربلیاں (ہزارہ)

میرے لڑکے کی صحت کے لئے احمدی احباب دعا فرمائیں ۔ قادر بخش رنگریز احمدی ۔ شہر ملتان ٭ میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں ۔ اسلئے احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔ عاجز محمد ابراہیم سکنہ نوال پنڈ ٭ بندہ کے بزرگ قبلہ حکیم محمد قاسم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ لہٰذا احمدی احباب سے درخواست دعا ہے ۔ محمد اشرف احمدی از لالہ موسیٰ

جملہ احمدی برادران میرے لئے ایز خاص وقتوں میں دعا فرماویں ۔ کئی ایک مشکلات کا سامنا ہے ۔ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے دستگیری فرمائے ۔ ایم فضل الرحمٰن سکرٹری انجمن احمدیہ ہیلاں ۔ ضلع گجرات ٭ بندہ بعارضہ بخار قریباً بیس یوم سے بیمار ہے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے ۔ اللہ دتا احمدی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ٭ تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم پر ایک مقدمہ بن گیا ہے ۔ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے ۔ خاکسار شیخ خلیل الرحمٰن احمدی ۔ جہلم

مسٹر غلام حسین آف مارشیس بروز جمعہ بتاریخ ۲ر ستمبر ۱۹۲۱ء ڈاکٹری میں تعلیم پانے کے لئے ولایت گئے ہیں ۔ پانچ سال کا کورس ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو خیریت سے پہنچا دے ۔ اور وہاں کے بد اثرات سے محفوظ رکھے ۔ خاکسار عطا محمد ٭ مسٹر بی ۔ ڈبلیو لائی سیلون سے لکھتے ہیں کہ ان کا بھائی مسٹر نور العارفین لائی بعارضہ سل ایک ماہ سے بہت بیمار ہے ۔ انکی والدہ اور دیگر رشتہ دار بہت پریشان ہیں ۔ احباب سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار شیر علی از قادیان ٭ احمدی احباب للہ دعا فرماویں کہ خدا میرے بچے حسن محمد خان کو صحت بخشے ۔ خاکسار فضل محمد خان انبالہ ٭ بندہ کے حقیقی بھائی پر ایک مقدمہ بن گیا ہے دعا کی درخواست ہے ۔ محمد حسین نائب مدرس دھول کلاں ڈاکخانہ چوپالہ ٭ میں جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں بھائیوں بزرگوں سے درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے بڑے بھائی جو بعارضہ بخار اور درد سینہ علیل ہیں انکی شفایابی کے لئے الحاح کے ساتھ دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ سید صمصام الدین احمدی رسولپور کنگ ٭ بندہ اسوقت بیمار ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء ۶

عیسائیت کی بُنیاد پر ضرب

الوہیت مسیح کا انکار

مُعزز انگریز پادریوں کی آواز

موجودہ عیسائی مذہب کی بُنیاد جس مسئلہ پر ہے وہ الوہیت مسیح کا مسئلہ ہے۔ اگرچہ اس کے ثبوت میں عیسائی پادریوں نے کبھی ایسے دلائل اور براہین پیش ہی نہیں کئے اور نہ کر سکتے ہیں۔ جو کسی کی تسلی اور اطمینان کا باعث ہو سکیں۔ اور جب سے یہ خیال رائج ہوا ہے۔ اسی وقت سے اسپر ان کا اعتقاد محض خوش فہمی کی وجہ سے رہا ہے۔ لیکن اب جبکہ عیسائی پادریوں نے اس کے متعلق عقل و فکر سے کام لینا شروع کیا ہے۔ وہ علی الاعلان اور بڑے زور کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ یسوع مسیح میں الوہیت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ وہ انسان اور محض انسان ہی تھا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ میں آجکل کے مذہبی آدمیوں کی ایک کانگرس منعقدہ کیمبرج میں بڑے بڑے پادریوں نے الوہیت مسیح کے خلاف ایسی دھواں دھار تقریریں کی ہیں کہ جن کی وجہ سے سارے ملک میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔

ان تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے لنڈن کا باتصویر روزانہ اخبار گریفک جس نے مقرر پادری صاحبان کی تصویریں بھی شایع کی ہیں۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"کل لنڈن کے سینکڑوں گرجوں میں ایک عجیب ایسٹ وار تھا۔ وجہ یہ کہ دو اعلیٰ درجہ کے معزز پادریوں ڈاکٹر رشڈل ڈین آف کارلائل اور ڈاکٹر بیتھون بیکر لیڈی مارگریٹ پروفیسر آف ڈیوینٹی نے عیسائیت پر بمب کا گولہ گرایا تھا۔"

یہ بمب کا گولہ کیا تھا۔ جو مذکورہ بالا معزز ترین عیسائی پادریوں نے عیسائیت پر گرایا۔ یہ تھا کہ اول الذکر پادری صاحب نے کہا:۔

"یسوع مسیح ایک انسان تھا جس کا جسم انسانی تھا جس کی روح انسانی تھی جس کا دماغ انسانی تھا اور جس کی خواہش نفسانی تھی۔ اگر اس کا کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونا تاریخی طور پر ثابت بھی ہو جائے۔ تو بھی یسوع کی الوہیت کا ثبوت نہیں ہو گا۔"

موخر الذکر پادری صاحب نے کہا کہ:۔

"ہمیں اس پُرانے عقیدہ کو بکلی ترک کر دینا چاہیئے کہ یسوع مسیح کا وجود انسانی نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا وجود تھا۔"

الوہیت مسیح کے خلاف ایسے پُر زور الفاظ استعمال کرنا فی الواقع عیسائی مذہب پر بمب کا گولہ گرانا اور اسکی بنیاد کو اُکھیڑ پھینکنا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جو عیسائیت کے علم بردار ہونے کی وجہ سے بہت بڑا درجہ اور رتبہ رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا معاملہ کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ مذکورہ بالا پادری صاحبان کس حیثیت اور درجہ کے ہیں۔ اس کا پتہ اخبار گریفک کے حسب ذیل الفاظ سے لگتا ہے:۔

"یہ دونوں پادری دماغی علوم میں نہایت اعلیٰ رتبہ رکھتے ہیں۔ ریورنڈ رشڈل۔ کارلائل کا چار سال ڈین رہ چکا ہے۔ وہ ایک درجن القاب اپنے نام کے ساتھ رکھتا ہے اور تمام قسم کے لیکچر شپ اور فیلو شپ کی عزت علاوہ ازیں لیا ہے۔ نیز ایک درجن کے قریب مذہبی کتابوں کا مصنف ہے۔ ریورنڈ بیتھون بیکر بھی عیسائی عقائد کے متعلق ایک درجن کے قریب کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کا دل پسند تفریحی کام باغبانی اور مچھلیاں پکڑنا ہے۔ اور یہ بھی بہت سے ممتاز انعامات بحیثیت پادری کے اپنی عزت میں رکھتا ہے۔"

ایسے ممتاز پادریوں کے الوہیت مسیح کے خلاف آواز اٹھانے کا جو اثر ہوا۔ وہ اخبار مذکور کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ:۔

"لنڈن کوئی مذہبی شہر نہیں ہے۔ چند سال گذرے جبکہ باحتیاط حساب لگانے سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ لنڈن کی عبادت گاہوں میں دس میں سے ایک سے زیادہ لوگ کبھی کسی ایسٹ وار نہیں گئے۔ لیکن کل بہت سے مقامات پر خاص طور سے کثرت سے لوگ دیکھے گئے جو یہ سُننے کے لئے آئے کہ ان اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی باتوں کے جواب میں لیکچرار کیا کہتے ہیں۔

مسٹر بورچر کہتے ہیں۔ ڈین آف کارلائل کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اگر صحیح ہے تو یہ عیسائی گرجوں کے درمیان بہت خطرناک بمب کا گولہ پھینکا گیا ہے۔ اگر اس کی بات صحیح مان لی جائے تو گویا انگریزی اور کیتھولک چرچ کا ماتمی گھنٹہ بج گیا۔ یسوع مسیح اگر فی الواقع خدا نہ تھا۔ تو وہ بہت بڑا تاریخی افترا پرداز تھا۔ اور دوسری طرف اگر وہ خدا کا بیٹا نہ تھا تو تمام بائبل بے معنی ٹھہر جاتی ہے۔

قریباً ایک بلین (دس لاکھ) آدمی اس شہر میں کل جس کے متعلق یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ دائمی خدا کا بیٹا ہے۔ عبادت کے لئے گئے۔ ایسے ڈین آف کارلائل نے نیچے گرا کر بپتسمہ دینے والے یوحنا کے درجہ میں لانا۔ پادریوں کی رائیں حد درجہ کی حیرت انگیز ہیں۔ اور ان سے عیسائیت کی عین بنیاد پر ضرب لگتی ہے۔"

ریورنڈ بی۔ جی بورچر کہتے ہیں:۔

"وہ غلط خیال جو ڈین آف کارلائل نے پیش کیا ہے جو کہ یسوع کو صرف انسان ہونے کے درجہ پر گراتا ہے ایسا قطعی طور پر الہام (بائبل) کے خلاف ہے۔ کہ اگر اسے مان لیا جائے تو بہتر ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے۔ عیسائی چرچ اپنے دروازہ بند کر دے۔ کیونکہ اس حالت میں ہمارا تمام مذہب ایک وحشیانہ فسانے پر مبنی ہے۔"

جن دو معزز پادریوں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ بعض اوروں نے بھی الوہیت مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی ہے چنانچہ ریورنڈ آر۔ جی پرسنز کہتے ہیں اور کیسے زوردار الفاظ میں کہتے ہیں

"یسوع مسیح ایک انسان تھا حقیقی طور پر بالکل ایسے طور پر ۔ بغیر کسی ہستی کے انسان تھا ۔ اور فلسطین کا ایک یہودی جو کہ زندگی اور خواہشات کی ان شرائط اور حدود میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا ۔ جو اس کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھیں ۔"

مو ریورنڈ کلیرنس نے کہتے ہیں :۔

"الوہیت مسیح کا یسوع نے صاف طور پر کوئی دعویٰ نہیں کیا گو اس کی زندگی اور الفاظ سے یہ بات مترشح ہوتی ہے ہمارے خداوند یسوع کے اولین پیرو اسے انسان ہی سمجھتے تھے ۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہیں ۔ لیکن زیادہ اہل علم محققین نے اسمیں اس طرح خدا کو دیکھا کہ خدا کا الہام انسان کے دل میں نازل ہوتا تھا ۔"

الوہیت مسیح کے خلاف تقریروں کے متعلق لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش میں جو کچھ کیا گیا ۔ اور الوہیت مسیح کی سب سے بڑی اور عام فہم دلیل کے طور پر ایک پادری صاحب کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ۔ وہ یہ تھا ۔

"الوہیت مسیح کے متعلق پہلی بات یہ ہے کہ مسیح نے کبھی فخر کرتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں یا خدا ہوں نہ اس نے کبھی ایسے محاورات استعمال کئے ۔ جن سے گو کہ اس بات کے موثر کرنے کی کوشش کی گئی ہو ۔ لیکن اس طرح تو کوئی جنٹلمین بھی نہیں کہتا پھرتا کہ میں جنٹلمین ہوں ۔ وہ جنٹلمین کی طرح رہتا ہے ۔ اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں رکھتا ۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ یسوع الوہیت کی زندگی میں رہتا تھا ۔ کیونکہ وہ خدا کا بیٹا تھا ۔"

الوہیت مسیح کی یہ دلیل جس قدر زبردست ہے ۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اور اس سے اس عقیدہ کے متعلق جس قدر اعتقاد پختہ ہو سکتا ہے وہ بھی ظاہر ہے ۔ لیکن قائلین الوہیت مسیح اس کے سوا اور کہہ بھی کیا سکتے ہیں ۔ ان کے پاس کوئی دلیل کوئی ثبوت اس بات کا نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ یورپین لوگ روز بروز عیسائیت کے اس بنیادی مسئلہ سے متنفر ہو کر اسے ترک کر رہے ہیں ۔ اور اس عقیدہ کے ترک کرنے پر وہ لازماً عیسائیت کو جواب دے رہے ہیں ۔

یہ ایسا موقعہ ہے کہ اس وقت ان لوگوں کے سامنے اسلام کی پُر از توحید تعلیم رکھی جائے ۔ اور انہیں صداقت اسلام سے آگاہ کیا جائے اسی مقصد کے لئے ہمارا مشن خاص لنڈن میں قائم ہے ۔ جو مقدور بھر کام کر رہا ہے ۔ اور اخبار ڈیلی گریفک نے اس عجیب اتفاق کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جس دن احمدیہ مسجد لنڈن کے باغ میں عید اضحی کی تقریب منائی جا رہی تھی اسی دن لنڈن میں عیسائیت پر پادریوں کی طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی چنانچہ ہمارے آدمیوں کے نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے موقع کی تصویر بھی دیکر بالفاظ ذیل اس کی تشریح کرتا ہے :۔

"یہ سوتھ فیلڈ کی مسجد میں نمازیوں کو خطبہ سنایا جاتا ہے ۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں کا عظیم الشان تہوار اس ہلچل کے موقع پر منایا گیا ہے ۔ جو کہ ڈین آف کارلائل اور دوسرے پادریوں کی ان تقریروں سے عیسائی گرجاؤں میں پیدا ہوئی جو الوہیت مسیح کے عقیدہ میں شک پیدا کرنے والی ہیں ۔"

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ اس وقت جبکہ اعلیٰ پوزیشن کے پادری عیسائیت کی بنیاد کو ہلا رہے تھے ۔ لوگوں کی توجہ کو خواہ مخواہ ہمارے مشن کی طرف پھرانا ضروری سمجھا گیا ۔

ان حالات میں کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اپنے مشن کو بہت زیادہ مضبوط اور وسیع کریں ۔ اور عیسائیت کی گرتی ہوئی بوسیدہ عمارت پر اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کرنا شروع کر دیں ۔ اب ہمارا کام پہلے کی نسبت بہت آسان ہو گیا ہے ۔ پہلے ہمیں اسلام کے نقوش منقش کرنے کے لئے عیسائیت کے بگڑے ہوئے نقش مٹانے پڑتے تھے ۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے صفائی کا یہ کام عیسائیوں ہی سے کرانا شروع کر دیا ہے ۔ اور ہمارا کام تعلیم اسلام پیش کرنا ہے پس ہمیں اس کیلئے پوری ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہئے تاکہ اس موقع سے جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے مہیا کیا ہے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں ۔ اگر ہم نے اس وقت اپنی کوششوں کو پہلے کی نسبت زیادہ بڑھا دیا ۔ تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے اور بھی بہت سی آسانیاں بہم پہنچائیگا ۔ اور مغرب سے اسلام کا سورج چڑھانے میں ہماری محنتوں کو بہت جلدی بار آور کریگا ۔ لیکن اگر ہم نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو کسی اور آسانی کی توقع نہیں ہو سکیگی ۔

اس وقت سلسلہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے ۔ اور ایک مبلغ جو ولایت جانے کے لئے بالکل تیار ہیں ۔ اسکے راستہ میں مالی مشکلات ہی حائل ہیں ۔ اگر روپیہ موجود ہوتا تو وہ کبھی کے روانہ ہو چکے ہوتے کیا ہماری جماعت اس طرف خاص طور پر توجہ نہ کریگی ۔ بیشک یہ سخت مشکلات کے دن ہیں ۔ لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ عسر یسر دونوں حالتوں میں خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا ہمارے لئے یہ مشکلات کے دن ہمیشہ نہیں رہینگے ۔ اسلئے مبارک ہونگے وہ جو اس موقع پر دنیا کے بدلے جنت خرید لینگے ۔ اور تنگی برداشت کرکے فراخی کے لئے کوشش کرینگے

پیغامی مُبلّغ کی ایمانداری

اسی اخبار میں الوہیت مسیح کے خلاف پادری صاحبان کی جن تقریروں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ان کے متعلق ۱۴ اگست بروز اتوار لنڈن کے گرجوں میں تقریریں ہوئیں ۔ اور اتفاق سے اسی دن عید اضحی کی تقریب تھی ۔ اخبار گریفک نے مسجد احمدیہ لنڈن میں عید کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے موقع کی تصویر ایک طرف اور دوسری طرف گرجے سے نکلنے والے لوگوں کی تصویر دیکر لکھا کہ مسلمانوں کی عید اور پادریوں کے لیکچروں کی ہلچل جو مسیحیت کے خلاف تھے عجیب اتفاق سے ایک ہی دن واقع ہوئی ۔

پیغامی مُبلّغ میاں دوست محمدؐ نے اخبار گریفک کے مذکورہ بالا الفاظ کو عجیب طریق سے دوکنگ کی عید کی طرف منسوب کیا ہے ۔ اخبار وکیل ۲۳ ستمبر میں اس کا جو مضمون شایع ہوا ہے ۔ اسمیں پہلے تو وہ لکھتا ہے :۔

"گذشتہ ۱۴ اگست کو عید الاضحی کی تقریب تھی ۔ جو حسب معمول مسجد ووکنگ میں منائی گئی ۔" اور آگے لکھتا ہے :۔

"اوپر لکھا جا چکا ہے کہ جس دن کلیساؤں کے اندر ڈین آف کارلائل کی مندرجہ صدر تقریر کا ردنا دیا جا رہا تھا اسی دن مسلمانوں کے ہاں تقریب عید تھی ۔ اخبار ڈیلی گریفک نے مسلمانوں کی عید اور اس دن گرجا جانیوالوں کی تصویر کو اکٹھا شایع کیا ہے ۔"

حالانکہ ڈیلی گریفک نے جو تصویر شایع کی ہے وہ ووکنگ کی نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے نیچے صاف طور پر یہ الفاظ بھی موجود ہیں "A sermon followed the Prayers at the mosque at Southfields" پیغامی مبلغ نے ان الفاظ کو بالکل اڑا دیا اور باقی حصہ عبارت کا ترجمہ کرکے ڈیلی گریفک کے الفاظ کو اپنی طرف منسوب کر لیا ۔ غالباً اس نے سمجھا ہوگا کہ یہ اخبار نہ ہندوستان جائیگا اور نہ کسی کو اس فریبکاری پر اطلاع ہوگی ۔

بات اگرچہ معمولی ہے ۔ لیکن اس سے جہاں بحیثیت مشنری کام کرنیوالے ایک شخص کی ایمانداری ، دیانت شعاری کا ثبوت ملتا ہے ۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان لوگوں کی عداوت کمینگی کے درجہ تک پہنچ چکی ہے ۔ ہمارے مشن کے متعلق دوسروں کے الفاظ کو دُہرانا تو الگ رہا اس ذکر کو اپنی طرف منسوب کرنے کی جسارت کی گئی ہے ۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا طرز عمل یہ ہے کہ گذشتہ پرچہ اخبار ڈیلی گریفک سے جو مضمون شایع کیا گیا ہے اسمیں لاہوری جماعت کے متعلق جو فقرہ تھا وہ بعینہٖ ہم نے ترجمہ کرکے شایع کر دیا ۔ حالانکہ اصل مضمون سے اس کا کوئی ایسا تعلق نہ تھا ۔ اور اگر حذف کر دیا جاتا تو تسلسل مضمون میں کوئی نقص نہ واقع ہوتا ۔ کاش یہ لوگ ہمارے متعلق انصاف اور دیانت سے کام لینا سیکھیں ۔

اسلام اور حریت و مساوات

(نمبر ۳)

کیا انجمنیں باصول حریت و مساوات پر قائم ہو سکتی ہیں

خواجہ صاحب لکھتے ہیں "ہر انجمن ہر ایک سبھا۔ ہر ایک سماج "اصول" مساوات اور حریت پر قائم ہوتی ہے۔ یعنی "ارکان" انجمن خواہ انکے اغراض و مقاصد کچھ ہی ہوں۔ آزادانہ مساوی رائے کا حق رکھتی ہیں۔ کوئی انجمن اصول حریت و مساوات کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اور اسکے اغراض و مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔"

اگر انجمنوں کے اصول مساوات اور حریت پر قائم ہونے سے مراد بعد اجازت پریذیڈنٹ) آزادانہ رائے دینا ہے تو تسلیم ہے۔ مگر رائے کا مساوی ہونا بلحاظ نتائج کے مسلم نہیں۔ کیونکہ بعض کی آراء اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہے جو مانی جاتی ہیں۔ اور بعض کی ایسی ہوتی ہیں جو رد کیجاتی ہیں۔ اسیطرح اراکین انجمن میں بھی مساوات نہیں ہوتی۔ کوئی اس میں پریذیڈنٹ ہوتا ہے کوئی سکرٹری۔ کوئی محاسب کوئی امین غرضکہ انمیں بھی بعض ایسے درجات ہوتے ہیں۔ جو ایک کو دوسرے سے ممتاز رکھتے ہیں۔ پس یہ دعوےٰ کہ ہر ایک بات میں مساوات ہے صحیح نہ ہوا۔

تعصب بہت بری بلا ہے

تعصب انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔ اور کسطرح خلاف عقیدہ باتیں منہ سے نکلواتا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۱۴ مارچ سلسلہ احمدیہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"عملی کامیابی کو نظر انداز کر کے علمی ناکامی کو اصل کامیابی کا راستہ قرار دینا ایک ایسا فعل ہے جسکی حقیقت کو خواجہ صاحب یا انکے ہم خیال ہی سمجھ سکتے ہیں۔"

اس کے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ الکشن کامیاب ہو رہا ہے۔ حالانکہ باطل بھی کامیاب ہوتا ہے۔"

بتائیے! کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ یا اسکا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کہ باطل بھی حق کے مقابلہ میں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون کہ جو ظالم ہوتے ہیں اور انبیاء کے مقابلہ میں آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور باطل کو اپنا پیش رو بناتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور بھی بہت سی آیات اسی مضمون پر دال ہیں۔ جو قرآن کریم میں موجود ہیں۔ انکو جانتے ہوئے ایک قرآن داں کیسے لکھ سکتا ہے۔ کہ باطل بھی کامیاب ہو جایا کرتا ہے۔

خواجہ صاحب کا یہ لکھنا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو وہ قرآن مجید سے واقف نہیں۔ یا محض تعصب سے لکھدیا ہے۔ دونوں صورتوں سے کوئی ہو۔ ایک مسلمان ذی علم کے مناسب حال نہیں ہے۔

دوسرے اگر خواجہ صاحب کا قول "باطل بھی کامیاب ہو جایا کرتا ہے" صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو انبیاء کی کامیابی صداقت کا معیار نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ قرآن مجید میں انکی کامیابی کو معیار صداقت قرار دیا گیا ہے۔

صحابہ پر عربی سے ناواقف ہونے کا الزام

خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت ابوذر غفاری نے آیت والذین یکنزون الخ سے جو کچھ استدلال کیا تھا ہم نے میاں صاحب ممدوح کی تحقیق و تدقیق کیلئے پیش کیا تھا۔ میاں صاحب بھول گئے۔ کہ یہ استدلال غریب مزاج صحابی کا ہے۔ اور ہمارا بالتبع ہے۔" کہ "یہ استدلال بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے ہے"

حضرت صاحب نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی نسبت کہیں نہیں لکھا۔ کہ آپ کا استدلال بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے تھا۔ بلکہ جس پر یہ فقرہ لکھا گیا تھا۔ وہ جناب والا کا ہی استدلال تھا۔ نہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا۔ جیسے آپنے مضمون مندرجہ وکیل ۱۴ جنوری صفحہ ۱ کالم ۳ میں لکھا ہے۔

"ان آیات میں دو باتیں قابل توجہ ہیں ایک تو جمع شدہ مال تمام و کمال خرچ کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اس کا کچھ حصہ جیسا کہ میاں صاحب ممدوح کا استدلال ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو "ھا" نہ ہوتا۔ بلکہ "من ھا" ہوتا۔"

اس استدلال کے جواب میں (جو آپکا استدلال ہے۔ کہ بعضھا تب مراد ہو سکتا ہے جب منھا ہو) حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ کہ "یہ بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے ہے۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ کل اور بعض اور ایسے ہی عام الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی عام الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس سے بعض حصہ مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسکی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی نسبت فرماتا ہے۔ "جعلکم ملوکا" اور تمکو بادشاہ بنا دیا۔ حالانکہ سب بنی اسرائیل بادشاہ نہ تھے۔ بلکہ انمیں سے بعض بادشاہ تھے۔"

کنز کیا چیز ہے

خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

"اگر "ھا" سے یہ استنباط کرنا کہ سب مال تقسیم کر دینے کا حکم ہے۔ درست نہیں۔ تو آپ کے عربی قاعدہ کے مطابق یہ استنباط کرنا درست ہو کہ مال بعضہا تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور بعضہا کنز"

اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا ہر مال جمع شدہ کو کنز کہا جاتا ہے۔ یا خاص اموال کو۔ یہ غلط ہے کہ ہر ایک ضرورت سے زائد مال کا جمع کرنا کنز کہلاتا ہے۔

پہلی وجہ

کنز جس کے معنے جوڑنے کے ہیں جیسے انگریزی میں ہورڈنگ کہا جاتا ہے۔ وہ تو عیب ہے۔ لیکن مالدار ہونیکو کوئی عیب نہیں قرار دیتا۔ پس مالدار ہونا۔ اور کانز ہونا دو الگ الگ چیزیں ہوئیں۔

دوسری وجہ

کنز سے ہر ایک مال مراد نہ ہونیکی صحابہ میں جلیل القدر صحابہ کا مالدار ہونا ہے۔ مثلاً حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جو دونوں عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کا نام غنی اسی لئے مشہور ہے۔ کہ آپ مالدار تھے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی نسبت وکیل ۱۱ ارتشی میں جناب خواجہ صاحب نے خود تحریر فرما دیا ہے۔ کہ "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف صحابہ میں مالدار تھے۔"

تیسری وجہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک قسم کے مال کو جمع کرنا کنز نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ کنز کی تعریف یہ کی ہے۔

"ما ادی زکاتہ فلیس بکنز وان کان باطنا وما بلغ ان یزکی ولم یزکّ فھو کنز وان کان ظاھراً"

جس مال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ اگرچہ پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ کنز نہیں ہے۔ اور جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچا ہوا ہو۔ اور اسکی زکوٰۃ نہ ادا کیجائے تو وہ اگرچہ ظاہر ہو۔ وہ کنز ہے۔

اسیطرح اسکی تفسیر عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ پس کنز وہ مال ہے جس سے وہ حقوق جو اس مال پر واجب ہیں۔ ادا نہ کئے جائیں۔ لیکن جب اس جمع شدہ مال سے زکوٰۃ دیدیجائے۔ تو پھر وہ کنز نہیں رہتا۔ اور ثابت ہوا کہ جب اس کا بعض حصہ خرچ کردیا جائیگا۔ تو وہ کنز نہیں کہلائیگا۔

چوتھی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سعدؓ کو یہ فرمانا ہے کہ تیرا اپنے وارثوں کو غنی چھوڑنا انکے فقیر چھوڑنے سے بہتر ہے۔ اسلیئے اسکو ثلث مال سے زائد وصیت کرنے سے روکا۔

ضرورت سے زائد مال اور مالی مساوات اب میں مالی مساوات کے متعلق لکھتا ہوں۔ کہ کیا مالی مساوات ہونی چاہیئے۔ یا نہیں اور ضرورت سے زائد مال خرچ کردینے کا حکم شریعت میں دیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ سو اگر اس اصول کو (کہ ضرورت سے زائد مال خرچ کردینا چاہیئے اور مالی مساوات ہونی ضروری ہے۔) تسلیم کریں تو مندرجہ ذیل نقائص لازم آئینگے۔

پہلا نقص اول تو اس مالی مساوات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی ترقی رکجائیگی۔ اور لوگ کام کرنے سے رکینگے۔ اور اتنا ہی کام کرینگے۔ جس سے کہ انکی ضروریات پوری ہوسکیں۔ کیونکہ انکو معلوم ہوگا۔ کہ ضروریات سے زائد مال اپنے پاس رکھنے کا حکم نہیں ہے۔ اسلیئے بہتر ہے۔ کہ اتنا ہی کام کریں۔ جس کے ساتھ ضروریات ہی پوری ہوسکیں۔ پھر بعض لوگ ایسے ہونگے۔ کہ جو اس بھروسہ پر کہ کمائے ہوئے لوگوں سے جو بچیگا وہ ہمیں ملجائیگا۔ کام کرنا چھوڑ دینگے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں خیر نہیں ہے۔

دوسرا نقص دوسرا نقص مالی مساوات سے یہ لازم آئیگا۔ کہ دنیا میں بغاوت اور فساد پھیل جائیگا۔ اور دنیا کا امن بالکل قائم نہیں رہ سکیگا جیسے خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اگر خداتعالیٰ اپنے بندوں کو رزق میں فراخی دیدے اور سب کو مال یکساں ملجائے۔ تو اس رفاہیت کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ زمین میں بغاوت کریں۔ لیکن خداتعالیٰ اندازے کے مطابق جتنا چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں خداتعالیٰ نے مالی مساوات نہ ہونے میں اور ایک دوسرے سے احتیاج رکھنے میں یہ حکمت بتائی ہے کہ اسطرح بغاوت نہیں پھیلتی۔ مالی مساوات پیدا کرنا اس حکمت کو ضائع کرنیکی کوشش کرنا ہے۔ جو خداتعالیٰ نے عدم مالی مساوات میں رکھی ہے۔ قرآن کریم کی اور بھی بہت سی آیات اسی مضمون پر دلالت کرتی ہیں جن سے ظاہر ہے۔ کہ عدم مساوات مالی میں خداتعالیٰ نے مومنوں کیلیئے آیات رکھی ہیں۔ لیکن اکثر لوگ انکو نہیں جانتے۔ خداتعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔ اسلیئے وہ ہر ایک کو رزق میں فراخی نہیں دیتا۔ پس جو شخص مالی مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ غلط رستے پر ہے۔

تیسرا نقص تیسرا نقص یہ لازم آئیگا۔ کہ تمام علوم بیکار ہوجائینگے۔ اور تمام صنائع باطل ہوجائینگے۔ اسلیئے کہ جب مال اپنے پاس رکھنا نہیں تو مثلاً ڈاکٹر کو کیا ضرورت کہ وہ مریض کا قارورہ دیکھے اور مرہم پٹی وغیرہ کرے جبکہ اسکو مال کی ضرورت نہیں۔ اور بقدر ضرورت اسکے پاس مال ہے۔

ضرورت سے زائد مال کی اصطلاح مبہم ہے اگر اس ڈاکٹر کو اسکا عوض ملے تو اسپر یہ سوال ہے کہ مریض جو اسکو دیگا وہ مال مریض کے پاس اپنی ضروریات سے زائد ہوگا یا نہیں اگر ضروریات سے زائد نہیں ہوگا تو اس صورت میں اگر وہ ڈاکٹر کی ضروریات کو پورا کرے تو پھر بھی مساوات نہ رہیگی۔ اور اگر زائد ہوگا تو وہ اسکو پہلے ہی دیدینا چاہیئے تھا فیس کے طور پر وہ اسے کیوں دیتا ہے۔

اسیطرح دنیا کی تمام صنائع باطل ہوجائینگی جنمیں مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اگر کہو کہ مریض پر خرچ کرنا بھی تو اسکی ضروریات ہی سے ہے تو ماننا پڑیگا۔ کہ ضروریات کی اصطلاح مبہم ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی بالوضاحت اپنے مضمون میں ثابت کیا تھا۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کا چار دن کے بعد مکان گر پڑے اور ہوسکتا ہے کہ نہ گرے۔ اگر وہ اس ضرورت کو مدنظر رکھتا ہوا مال اپنے پاس جمع رکھے۔ اور پھر مکان نہ گرے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے مال جمع کیا ہوا ہے۔ اور اسیطرح کسی کو مرض کا علم نہیں کہ وہ کب بیمار ہوجائیگا۔ یا اسیطرح لڑائی ہوجائے کسی کو قتل کردے تو اسکی دیت دینی پڑے تو کیسے ادا کرے اگر اسنے موجودہ ضروریات سے زائد مال دیدیا ہو۔ لہذا ضروریات سے زائد مال کی اصطلاح خود مبہم ہے۔

چوتھا نقص چوتھا نقص یہ لازم آئیگا۔ کہ زکوٰۃ معینہ جو کہ نصاب کے پورا ہونے پر ہوتی ہے۔ کسی پر فرض نہیں ہوگی۔ اور یہ حکم دینا عبث ہوگا۔ کیونکہ جو ضروریات سے زائد مال ہوگا۔ وہ تو روزانہ لوگوں کو دیدیا جایا کریگا۔ پھر کیا پاس ہوگا۔ کہ زکوٰۃ دے۔ پس یہ عقیدہ کہ مالی مساوات ہونی چاہیئے از روئے عقل بھی جائز نہیں ہے۔

کیا ضرورت سے زائد مال خرچ کردینا چاہیئے ضرورت سے زائد مال خرچ کردینا مال کے جمع نہ ہونیکو مستلزم ہے حالانکہ قرآن مجید کی کئی آیات میں جمع مال جائز رکھا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

جبکہ مال جمع کرنا جائز نہیں تو پھر وصیت کے کیا معنے؟ اور مال چھوڑنا کیسا؟ پس خداتعالیٰ کا مال کے چھوڑنے پر وصیت کرنیکا حکم دینا مال کے جمع ہونیکو مستلزم ہے۔

(۲) اسیطرح يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے۔

(۳) وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ اور فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَھُمْ (نساء)

یہ اموال جو ضرورت سے زائد تھے۔ انکو کیوں جمع رکھا گیا اور کیوں پہلے ہی لوگوں کو جن کے پاس ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا نہ دیا گیا ؎

(۴) وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ و من قتل مؤمنا خطاء فتحریر رقبة مؤمنة ودية مسلمة الى اهله (نسار ع ۱۴)

اگر ضروریات سے زائد مال رکھنا جائز نہیں تھا تو دیت کا حکم کیوں دیا گیا یہ مال وہ کہاں سے لائیگا۔ جبکہ وہ ضروریات سے زائد مال نہیں رکھتا۔ غرضکہ قرآن مجید میں مطلقاً جمع مال سے کہیں منع نہیں کیا گیا ؎

خاکسار جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

مسیحؑ کے متعلق ثنائی جوابات اور اُن پر تنقید

اہلحدیث نمبر ۳۶ مورخہ ۲۲ جولائی میں "سوالات مرزائیہ" کے عنوان کے ماتحت ایک مراسلت شایع کرتے ہوئے لکھا گیا ہے "ایک مرزائی یہ سوال کرکے بہت دق کرتا ہے۔ براہ مہربانی ان کے جوابات درج اخبار فرما دیں"۔ اس کے بعد پانچ سوالات لکھے گئے ہیں۔ اور آخر پر "سائل عثمان از شملہ" مرقوم ہے۔ دوسری سطر سے "اہلحدیث" کے عنوان سے پانچ جوابات لکھے گئے ہیں۔ مجھے یہاں دلائل کی خامی و پختگی سے سروکار نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتلانا ہے۔ کہ جواب دیتے وقت دیانت سے کس قدر کام لیا گیا ہے۔ اس کے لئے سوال اور جواب کو ملخصاً لکھ کر مختصر سی تنقید کی جاویگی۔ وبہ التوفیق۔

سوال نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ اگر امت کی حیثیت سے دوبارہ تشریف لائینگے۔ تو نبوت سے کیوں معزول ہوئے (۲) اور اگر نبوت کی حیثیت سے آوینگے۔ تو خاتم النبیین کے کیا معنے کروگے ؎

جواب نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ زندگی مثل حضرت ہارون کے ہوگی۔ یعنی اسلامی احکام کی تبلیغ اور قرآنی وحدیثی احکام کی بوحی الہٰی صحیح تفسیر کرکے اختلافات علماء کو دور فرما دینگے۔ نہ نبوت سے معزول ہونگے نہ جدید نبوت سے ممتاز بلکہ وہی سابقہ نبوت ہوگی۔ جو قبل نبوت محمدیہ انکو ملی ہوئی تھی ؎

تنقید :۔ کوئی خدا لگتی کہے۔ سوال کی دوسری شق کا جواب ہوا؟ ایک طرف آپ مانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آویگا۔ اور دوسری طرف آپ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ سابقہ نبوت کے ساتھ آوینگے (ب) ہارون والی مثال بھی خوب کہی۔ حضرت ہارون تو حضرت موسیٰ کی زندگی میں نبی تھے۔ اور یہاں تو سوال آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد کا ہے۔ اور ذرا وہ حدیث نکالئے۔ حضرت علی سید المعصومین فرماتے ہیں:۔

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ ولکن لا نبی بعدی

اپنے معتقدات کے مطابق لا نفی جنس کا مانتے ہوئے ذرا لا نبی بعدی کا ترجمہ فرمائیے۔ کیا اب بھی حضرت مسیح ہارونی مثال کی آڑ میں آنحضرت صلعم کے بعد آسکتے ہیں؟

(ج) "جدید نبوت" یا "نبوت سابقہ" کا ساز ناحق آپ چھیڑتے ہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ نبی کریمؐ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر آئے۔ تو لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کی "لا" اور "ال" کے معانی میں کچھ فرق پڑیگا یا نہیں۔ جدید ہو چاہے قدیم؟ (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سابقہ جو قبل نبوت محمدیہ علی صاحبہا التحیة والصلوٰة والسلام ان کو ملی ہوئی تھی" وہ باتباع توریت تھی۔ نہ کوئی جدید نبوت۔ لیکن ادہر آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان کا کام "قرآن وحدیث کی تفسیر" اور "تبلیغ احکام اسلامی" تو گویا اب "دوبارہ زندگی" میں تابع قرآن ہوئے۔ بلکہ تابع حدیث۔ تو بتلائیے "نبوت سابقہ" کہاں رہی۔ نبوت جدیدہ ہوئی جس کا آپ کو انکار ہے۔ اور "خاتم النبیین" کے خلاف ہونے کا اقرار (ھ) حضرت علی بھی تبلیغ احکام اسلامی اور تفسیر قرآن وحدیث میں مشغول تھے۔ اور اس عالی پائے سے مشغول تھے کہ مثیل موسیٰ نے انہیں بمنزلة هارون کا عظیم الشان خطاب دیا۔ مگر لاکن لا نبی بعدی کا حرف استدراک اور لفظ بعد انہیں نبی کہنے سے روکتا ہے حضرت عیسیٰ کے فرائض جب وہی ہوئے۔ جو حضرت علی کے تھے۔ تو ان کو نبی کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ شریعت موسوی منسوخ اور حضرت عیسیٰ کی انجیل منسوخ۔

(و) آپنے جو ہارون والی مثال دی ہے۔ علماء و ائمہ سلف میں کوئی آپ کا ہم آہنگ ہے؟ حدیث۔ اقوال صحابہ میں اس مثال کا ذکر ہے؟ یا یہ جناب کا اجتہاد۔

(ز) "دوبارہ زندگی" اصلاح فرمائیے۔ "دوبارہ آمد" ورنہ یہ مطلب ہوگا۔ کہ انکی پہلی زندگی ختم ہوگئی۔ وہ وفات پاگئے اور پھر دوبارہ زندگی حاصل کی ؎

سوال نمبر ۲ یہ سوال جن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ان کی صداقت میں شک ہے۔ اس لئے اس کے جواب پر تنقید کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ قرآن یا حدیث سے دکھاؤ۔ جہاں رفع کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو۔ وہاں اٹھانے کے معنے ہوں ؎

جواب نمبر ۳۔ جہاں رفع کے ساتھ "الیٰ" صلہ ہوگا وہاں یہی معنے ہونگے۔ جیسے حضرت عیسیٰ کی شان میں آیا۔ رافعك الی۔ بل رفعه الله اليه ؎

تنقید :۔ حضرت عیسیٰ کا معاملہ تو زیر بحث ہے کوئی اور مثال بتائیے ؎

سوال نمبر ۴۔ حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی۔ اور ۳۳ برس میں آپ صلیب پر چڑھائے گئے۔ باقی عمر کہاں گذاری ؎

جواب نمبر ۴۔ ان معنوں کی کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچی بلکہ سند بھی پیش نہیں ہوئی۔ ہم اس کے متعلق آیندہ مزید بحث کرینگے۔

تنقید :۔ یار زندہ صحبت باقی۔

سوال نمبر ۵۔ قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے سوال کریگا۔ کہ کیا تو نے تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ تو وہ جواب دینگے۔ کہ جب تک میں انمیں تھا۔ میں وہی کہتا رہا۔ جو تو نے مجھے حکم دیا مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو نگہبان تھا۔ تو اس لحاظ سے آیا ان کی قوم کا عقیدہ قیامت کو بگڑا یا انکی حیات میں۔ اگر ان کی زندگی میں بگڑ چکا تھا۔ تو پھر حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ جھوٹ کیوں خدا کے سامنے کہینگے ؎

جواب نمبر ۵ :۔ کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی مرتبہ تشریف لیجانے کے بعد عیسائی خراب ہو گئے ہونگے۔ چنانچہ ہم آجکل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بداہتہ کا انکار کرنا جہالت اور ضلالت ہے۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ کا کونسا لفظ ہے۔ جس کو تم جھوٹ سمجھتے ہو۔ انکو تو صرف یہ پوچھا جائیگا۔ کیا تم نے انکو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ سوال اصل اتنا ہے۔ جس کا جواب دینگے کہ میں نے نہیں کہا تھا۔ بتاؤ اسمیں جھوٹ کیا ہے۔ پھر اس جواب کی تائید میں فرماوینگے۔ کہ جب تک میں انہیں تھا ان کے عقائد کا نگران تھا اسمیں کیا جھوٹ ہے جھوٹ کی بات کونسی ہے۔ وہ لفظ کونسا ہے۔ ساری آیت میں اس لفظ پر نشان رکھو۔ اور جواب لو۔ جھوٹ کی تعریف یہ ہے کہ کسی واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو۔

تنقید :۔ یہود توریت پر انگلی رکھ دیتے تھے۔ وہ بات اگر باور نہ ہو۔ تو اس جواب کو دیکھ لیجئے۔ آپکے معتقدات اور حضرت عیسےٰ کی جواب تری دونوں ترتیب وار سامنے رکھ کر ما دمت فیھم اور کنت انت الرقیب علیھم پر نظر ڈالئے۔ آپ کے اعتقادات یہ ہیں :۔ (۱) کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ کے پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے بعد عیسائی خراب ہوگئے (۲) عیسائی اب خراب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ہم آجکل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بداہتہ کا انکار کرنا جہالت وضلالت ہے (۳) حضرت عیسیٰ دوسری مرتبہ تشریف لاوینگے۔ (۴) ضرور ان خراب شدہ عیسائیوں کا حال خراب کہ انھوں نے انکی اور انکی والدہ کو معبود بنالیا ہے۔ دیکھینگے (۵) جب حضرت سے سوال ہوگا تو جواب کی تائید کرنے کو فرمائینگے۔ "کہ جب تک میں انمیں تھا۔ ان کے عقائد کا نگران تھا" (۶) "کسی ایسے واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو جھوٹ ہے"۔

اب حضرت مسیح کے جوابات دیکھے جائیں۔ (۱) میں نے نہیں کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ (۲) میں جب تک انمیں تھا (ما دمت فیھم) ان کے عقائد کا نگران تھا (آپ اپنی قوم میں دو مرتبہ رہ چکے ہیں۔ آسمان پر جانے سے پہلے اور آسمان سے اترنے کے بعد۔ حالت خراب کا دیکھنا لازمی ہے) (۳) میں نے اگر کہا ہے۔ تو اے خدا تجھے معلوم ہوگا (۴) فلما توفیتنی جب تو نے مجھے ... (جو معنے بھی کیجئے) (۵) تو اے خدا تو ان کا حال جانتا تھا کنت انت الرقیب علیھم۔ (۶) ان کے بگڑنے کا حال مجھے معلوم نہیں (حالانکہ آپ کو آمد ثانی کے بعد ان کے بگڑنے کا حال معلوم ہے) یہ جھوٹ اس برگزیدہ نبی کے متعلق لگانے کے مجرم وہ لوگ ہیں جو آپ کی آمد ثانی کے معتقد ہیں "ورنہ پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے پہلے عیسائی خراب نہیں ہوئے تھے" یہ تشریف لیجانا اور پہلی مرتبہ سمعنے خیز ہے۔

خاکسار عبدالحلیم کنگی از سنبل پور

کولمبو (سیلون) میں لیکچر

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب بی اے حال ہی یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور ہر روز بعد از مغرب لیکچر انگریزی میں دیتے ہیں۔ جس کا ترجمہ تامل کر کے سُنایا جاتا ہے۔ لوگوں کو بہت فائدہ ہوا۔ جماعت احمدیہ سیلون نے سب سے پہلی مرتبہ ٹاؤن ہال میں پبلک لیکچر دلایا۔ اور سامعین سب کے سب تعلیم یافتہ بی اے۔ ایم اے۔ پلیڈر، بیرسٹر اور پادری وغیرہ تھے۔ جن کی تعداد قریباً چھ سات سو ہوگی۔ اس سے قبل یہاں کسی مسلمان کا پبلک لیکچر نہیں ہوا تھا۔ لیکچر انگریزی میں تھا۔ جو سوا گھنٹہ تک رہا۔ بذریعہ اشتہار اپنے اخبار اور دوسرے انگریزی اخبارات میں اعلان کیا گیا تھا کہ سردار صاحب مسئلہ تناسخ پر اسلامی نقطہ خیال سے انگریزی میں لیکچر دینگے۔ چونکہ مہینہ بیس روز سے سیلون میں پیدائش ثانی اور تناسخ پر اخبارات اور لیکچروں میں خوب بحث ہو رہی تھی جسمیں بدھ، عیسائی اور انگلش امریکن بھی شامل تھے۔ اسلئے لوگوں کو اس مسئلہ سے خاص دلچسپی تھی۔

اسلام اور تناسخ سردار صاحب نے بیان کیا کہ اسلام اہل ہنود اور موجودہ بدھ مذہب کے خیالات کے مطابق اس امر کو تسلیم نہیں کرتا کہ مرکر انسان حیوانات کی جونوں میں سزا بھگتتا ہے اور نہ یہ مانتا ہے کہ انسان کا دکھ اور سکھ سابقہ جنم کے گناہ اور نیکی کا ثمرہ ہے۔ وجہ یہ کہ ایسی سزا سے انسان اپنے گناہوں اور غلط کاریوں سے آگاہ ہو کر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مجرم کو اپنے گذشتہ جرائم کا علم نہیں دیا جاتا ہے (۲) یہ کہ خدا ایسا بیرحم نہیں ہو سکتا کہ مرنے پر گذشتہ علوم اور تجارب کے ذخیرہ کو چھین لے۔ اور از سر نو جاہل بناکر دوسرے جنم میں ڈالے اور بوجہ لاعلمی اور زیادہ گناہوں پر مستعد کرے (۳) یہ کہ ایک چیونٹی کا مارنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ پس جب ایک کے مارنے سے لاکھ سال ادنیٰ جانوروں میں جنم لینا پڑتا ہے تو کتے۔ شیر۔ بکری گناہوں سے اپنی قید تناسخ کے دائرہ کو ہمیشہ وسیع کرتا ہوگا۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی پھر دوبارہ انسان بن سکے۔ (۴) یہ کہ مادہ اور ارواح جو غیر مخلوق مانی جاتی ہیں وہ جب پیدائش میں خدا کی محتاج نہوئیں تو قیام اور انتقال اور ادخال اجسام میں کیوں اس کی محتاج ہو سکتی ہیں۔

بدھ مذہب اور تناسخ انبیاء سے دوری کی وجہ سے ہندوؤں اور برھموں میں یہ مسئلہ رواج پذیر ہو گیا ہے لیکن اصل تعلیم جو مہاتما گوتم بدھ نے دی ہے وہ موجودہ بدھ مذہب کے خلاف اور قانون قدرت اور واقعات عالم کے مطابق ہے اسمیں لکھا ہے کہ بدھ جب تک وید کا متبع رہا۔ تب تک روحانی طور پر اسی زندگی میں سانپ، شیر، خرگوش، عورت، بندر وغیرہ بنا گو بظاہر جسم انسانی تھا۔ لیکن صفات اور کمزوریوں اور گناہوں کے اعتبار سے وہ مذکورہ بالا جانوروں کے خواص اور عادات کا مظہر تھا۔ لیکن جب اسنے وید کو ترک کر دیا۔ اور الہام الٰہی سے روشنی پائی تو اسنے پھر کبھی حیوانات کے جذبات کا مظہر ہونے کا اقرار نہیں کیا اور کبھی نہ کہا کہ میں حیوانات کی طرح نفسانی خواہشات کا غلام ہو جایا کرتا ہوں اور یہی اصل واقعہ ہے بعض کتب میں تناسخ کی تائید میں حوالجات درج ہیں۔ لیکن گوتما بدھ کی پہلی اور آخری عمر کے اقوال میں خلط کرنا دانائی سے بعید ہے۔

مسیح موعود کی آمد اسکے بعد یہ بتایا کہ اسلام تناسخ کی تردید بڑے زور سے کرتا ہے اور اسبات کے قطعاً خلاف ہے کہ ایک انسان کی روح اسی دنیا میں کسی دوسرے جسم میں داخل ہو سکتی ہے۔ ہاں اسلام یہ مانتا ہے کہ ایک انسان کی صفات دوسرے میں پائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل و ایڈیٹر

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دار الصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے۔ جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ کارخانہ جو محض دینی اغراض کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کا بنایا ہوا مال نہایت درجہ بہترین ہوتا ہے۔ مثلاً یہاں کے اکثر دیگر کارخانے والے دس روپیہ اور بارہ روپیہ فی من قیمت والا کاگ خرید کر گیندوں میں لگاتے ہیں۔ مگر ہم نے اس کے مقابلہ میں پچاس روپیہ فی من والا کاگ خرید کر لگایا ہے۔ آپ صرف اس ایک مثال سے ہی اندازہ کر لیں کہ ہمارا مال کس قسم کا ہوتا ہے خود حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ بہتر سے بہتر سامان استعمال کرو اور نفع قلیل رکھو اس اصول کو ہم نے پیش نظر رکھا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ کوشش کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں یا یہاں کے بنے ہوئے سامان کے منگوانے کی تحریک کریں ہم ایسے تحریک کرنے والے بھائیوں کی تسلی کیلئے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان میں سے کوئی چیز ناپسند ہو تو ہم اس کی جگہ بہتر نیا چیز بہ میسر کر دیں گے۔ اور خرچہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خالص دینی کام ہے آپ کا اس کام میں کوشش و امداد کرنا یقیناً آپکو ثواب کا حقدار بنائیگا۔ آپ ایک اور مہربانی کریں کہ کسی ایسے احمدی نوجوان کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذمہ داری پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ سکرٹری صاحبان اس کار خیر میں سعی بلیغ فرمائیں گے آرڈر جو حاصل کئے جاویں وہ براہ راست منیجر احمدیہ دار الصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔ فہرست سامان یا دیگر حالات حاصل کرنے ہوں تو وہ بھی اوپر کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ والسلام

ناظم تجارت صنعت و حرفت

سلسلہ دعوت صدق

اسرار حق ۲/

مؤلفہ

محمد الیاس برنی ایم اے ایل ایل بی (علیگ) حیدر آباد دکن

آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ۔ ارشادات صدیقین و اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سان سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب۔ اور ان کے مقابل یورپ کے جدید سائنس و فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب۔ خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان بالغیب۔ اسلام میں علم باطن۔ توحید اور اس کے مقامات احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت۔ نبوت اور ولایت کے مراتب۔ کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف متعلقہ ایک ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعظیم کا عجب نظام دلنشین ہوتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون ۝ لھم ما یشاؤن عند ربھم ۝ ذالک جزاؤ المحسنین ۝

جن علوم کو اللہ جل شانہ صدق اور جن کے عالموں کو صادقین و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے۔ اور جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں۔ انکی تحقیق اور تصدیق میں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے قابل دید ہے۔ حجم تقریباً ۴۰۰ صفحہ جلد پاکیزہ قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ

محمد الیاس برنی پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ ۱/۱۲

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس امریکن۔ مختلف قسم کے سادہ الارم دار چوبی چرمی و مخملی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ باکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے دریاں گبرون اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصد کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی۔

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ملفوظات نور ۱/۱۲

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت ۸/

چٹھی مسیح مولوی نذیر حسین چٹھی مسیح ابن مریم دل اتے او سدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱/

دلائل حقہ بر رذائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعودؑ نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ۱/ تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے مسودہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/

لغات القرآن جسمیں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱/

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر۔

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحے حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الہٰی نظر آتے ہیں۔ ایسا دلآویز بیان ہے۔ کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درخواستیں بنام

سید احمد نور مہاجر کابلی۔ قادیان پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند لگروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸؍ اصلی ممیرا اصلی قیمت ۱۰؍ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑنے یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاص جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر دالیں۔ المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان۔

جناب ڈاکٹر متھرا داس صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیصر ہند میڈلسٹ جو کہ آنکھوں کے علاج میں تمام ہندوستان بھر میں لاثانی ہے جنہیں لقمان زمان و مسیحا دوراں کہا جائے بجا ہے۔ جن کے ہسپتال میں ہر سال ہندوستان کے ہر کونے سے ہزارہا مریض دور دراز کے سفر طے کر کے علاج کیلئے آتے ہیں۔ جن کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے۔ ان کے ہسپتال موگا میں میں نے سات سال تک کام کیا ہے آنکھوں کے ہزارہا مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں یہاں وسیع تجربہ حاصل کر کے میں نے سرکاری ملازمت سے استعفےٰ دیکر اپنا الگ شفاخانہ کھول رکھا ہے جس میں ہزارہا مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ آنکھ نہایت قیمتی چیز ہے اس کا علاج ہمیشہ کسی ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم سے کرایا کریں معمولی ادویات استعمال کر کے مرض کو بڑھا کر آنکھیں نہ خراب کرلیں۔ اس خیال سے کہ میرے احمدی بھائی میرے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں میں نے الفضل میں اشتہار دیا ہے۔

دوائی آئی کیور جس سے شروع موتیا بند۔ ردے یعنی ککرے پڑبال سلائی۔ آنکھ دکھنا۔ خارش چشم۔ قریب یا دور کی نظر کی خرابی دھند غبار۔ پانی بہنا۔ ضعف بصر والے بیشمار مریضوں نے فائدہ اٹھایا جس کی تصدیق و تعریف اور مانگ میں ہندوستان کے ہر کونے سے شفایافتہ مریضوں کے بھیجے ہوئے بکثرت خطوط موجود ہیں۔ گویا موگا کی شہرت کو اس دوائی نے چار چاند لگا دئیے ہیں آپ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ تین روپیہ نوٹ چار ماشے سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جائیگی اپنی اور بچوں کی تندرست آنکھوں میں اب لگائیں نظر کو قوی فرمائیگی۔ اور آنکھوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھیگی۔ گویا بیماروں اور تندرستوں کیلئے مفید چیز ہے

لیوکوما کیور۔ اسی شفاخانہ کی دوسری مجرب دوائی ہے صرف تین بیماریوں میں جادو کا اثر دکھاتی ہے۔ پرانی۔ سفیدی۔ پھولا۔ ناخونہ کے دور کرنے میں کمال رکھتی ہے۔ اگر آپکو تینوں بیماریوں میں سے کوئی ہو۔ اسی استعمال کر کے تندرست ہو جاویں۔ قیمت بڑی شیشی دو روپے چھوٹی شیشی ایک روپیہ نوٹ۔ سنا ہے میری شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے بہت آدمی اپنے آپکو میرے ایجنٹ ثابت کرتے ہیں جو بالکل جھوٹے ہیں۔ میرا کوئی ایجنٹ نہیں ان سے بچیں۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن مالک شفاخانہ رحمانی موگا۔ پنجاب

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی نزلہ وغیرہ کرتا ہے

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پرکاربند ہوں۔ کہ سے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی و قانونی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ:۔ تین شیشی منگوانے والوں کو محصول میں کفایت ہوگی

خاکسار۔ ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی اخبار پریس قادیان (پنجاب)

کوڑیوں کے مول جواہرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کے لئے تمام مخالفین اندرونی بیرونی کے نام شائع کر کے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ظاہر کر دیا۔ یہ نایاب اشتہارات بڑی محنت سے جمع کر کے اسوقت تک ترتیب وار ۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۸۹۶ء تک چار جلدوں میں محفوظ کر دئیے ہیں۔ بوجہ گرانی کاغذ صرف پانچ پانچ سو نسخہ طبع کرایا ہے۔ ۴۰۰ صفحات پر۔ یہ چار جلدیں ختم ہوئی۔ اور صرف ۱۶۰ نسخے باقی ہیں۔ جو بعد تلاش پھر دستیاب نہ ہونگے۔ شائقین بہت جلد اس گوہر بے بہا اور دُرِّ نایاب کو منگالیں قیمت چاروں جلدوں کی پانچ روپے علاوہ محصولڈاک ہے۔

پتہ

منیجر فاروق بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

جمعیۃ العلماء کا اجلاس لاہور میں جمعیۃ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے آخری جمعہ ہفتہ و اتوار کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کی سکرٹری شپ سنٹرل خلافت کمیٹی کے سکرٹری کی جگہ جو مسٹر شوکت علی کی گرفتاری سے خالی ہو گئی تھی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی کی مجلس منتظمہ کی درخواست پر مولوی ابو الکلام صاحب آزاد نے منظور کر لی ہے۔

دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کی سہ بارہ تلاشی سیٹھ حاجی احمد صدیق کھتری صاحب کا ۲۱ ستمبر کا تار مظہر ہے کہ ان کو ڈپٹی کمشنر پولیس صیغہ سی۔ آئی۔ ڈی نے بلایا۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی کے دفتر میں بعض کاغذات کی تلاشی کا وارنٹ دکھایا۔ چنانچہ ڈہائی بجے ان افسروں نے تلاشی لی۔ افسران پولیس خلافت لٹریچر کے اسٹاک رجسٹر اور روئداد کمیٹی کے دو صفحہ جن میں مسٹر شوکت علی کے سکرٹری منتخب ہونے کی یادداشت ثبت تھی ہمراہ لے گئے۔ بعد میں پولیس نے اس کمرے کی بھی تلاشی لی جس میں ان دنوں مسٹر شوکت علی مقیم تھے

ہندوستان کو ۹ سال کے بعد سوراجیہ دینے کا مطالبہ شملہ ۲۳ ستمبر آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں رائے بہادر مسٹر موز مدار نے یہ رزیولیوشن پیش کیا کہ موجودہ کونسلوں کے خاتمہ پر صوبوں کو خود مختار بنا دیا جائے۔ اور گورنمنٹ ہند میں ذمہ واری کا عنصر داخل کیا جائے۔ اور ۹ سال یعنی اسمبلی کی تین میعادوں کے بعد ہندوستان کو نو آبادیوں کی طرز کا ہوم رول دیدیا جائے۔ مسٹر موز مدار نے یہ رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ملک میں سوراجیہ کا عام مطالبہ ہو رہا ہے سر ولیم ولسنٹ نے گورنمنٹ کی طرف سے وعدہ کیا کہ اس رزولیوشن پر اسی سلسلہ اجلاس میں بحث کیجائیگی۔ اور تحریک کی کہ سر دست بحث کو ۲۹ ستمبر پر ملتوی کیا جائے۔

زبردستی مسلمان بنائے جانے والوں کے متعلق ہندوؤں کا جلسہ ناگپور میں ۱۹ ستمبر ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ زیر صدارت آنریبل سر گنگا دھر راؤ چٹ نویس منعقد ہوا۔ جس میں پاس ہوا کہ جگت گرو شنکر آچاریہ سے درخواست کیجائے کہ وہ ان ہندوؤں کو ہندو مذہب میں لانے کی اجازت دیں جنکو موپلوں نے زبردستی مسلمان بنا لیا

سردار کرتار سنگھ جھبر وغیرہ کی رہائی پر نفرت کا اظہار ۱۵ تا ۱۸ ستمبر کو اکالی جتھا لدھیانہ کا ایک دیوان بمقام چھپار منعقد ہوا۔ ۵ ہزار اکالیوں کی بھرتی کیلئے اپیل کی گئی۔ اور مسٹر کرتار سنگھ و دیگر سکھ قیدیوں کی مشروط آزادی پر اظہار نفرت کا رزیولیوشن پاس کیا گیا۔

ساہت اور سکھ قیدیوں کی رہائی شملہ ۲۳ ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ساہت اور سکھ قیدیوں کو اس تحریری معاہدے پر رہا کر دیا گیا ہے کہ وہ بقیہ میعاد قید کے دوران میں نیک چلن رہینگے۔ اور بالخصوص مذہبی انسٹی ٹیوشنوں کے مہنتوں وغیرہ کے جائز قبضوں میں دخل اندازی نہ کرینگے۔

سات سو سے زیادہ موپلوں کی سزایابی کالی کٹ ۲۱ ستمبر کل تک تیز دور کی خاص عدالتوں سے خفیف جرائم کے لئے سات سو سے زیادہ موپلے سزایاب ہو چکے ہیں۔

سر چمن لال سیتلواد اور ابراہیم رحمت اللہ کا پروٹسٹ بمبئی ۲۱ ستمبر ہمعصر بمبئی کرانیکل مظہر ہے کہ سر چمن لال سیتلواد اور ابراہیم رحمت اللہ گورنمنٹ بمبئی کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے اس وجہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے علی برادران کی گرفتاری کے متعلق ان کے پروٹسٹ کی پرواہ نہیں کی۔

فوجی محکمہ ملبوسات میں حیرت انگیز انکشافات کی توقع الہ آباد ۲۲ ستمبر عنقریب الہ آباد میں بعض حیرت خیز انکشافات ہونے والے ہیں۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کئی گھروں پر چھاپا مارا جہاں سے فوجی محکمہ ملبوسات کا سامان برآمد ہوا۔ بہت سے یورپین اور ہندوستانی اس معاملہ میں ماخوذ ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کئی گرفتاریاں عمل میں آ گئی ہیں۔

ہندوستان کے لئے قومی جھنڈا لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس منعقدہ شملہ میں منشی ایشور شرن صاحب کے سوال کے جواب میں سر ولیم ولسنٹ نے کہا کہ ہندوستان کے لئے گورنمنٹ کسی قومی علم کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

محرم پر کلکتہ میں فساد شیعہ اخبار ذوالفقار کا بیان ہے کہ محرم پر کلکتہ میں امسال دو شیعہ فریق آپس میں دست و گریبان ہو گئے۔ چنانچہ پہلے دن پانچ آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک آتشگیر مادہ ڈالنے کے باعث لقمہ اجل ہو گیا۔ ۵۴ گرفتاریاں تادم تحریر ہو چکی ہیں

مسٹر گاندھی نے ٹوپی کرتا اتار دیا مدراس ۲۲ ستمبر مسٹر گاندھی نے غریبوں کے لئے نمونہ بننے کی خاطر ۳۱ اکتوبر تک اپنی ٹوپی اور کرتا اتار دیا ہے۔ اب وہ صرف دھوتی اور ایک چادر میں گذارہ کرینگے۔

سرحد پر حملے پشاور ۲۱ ستمبر گیارہ ستمبر کی رات کو وزیری حملہ آوروں کی ایک جماعت نے شہر تل پر حملہ کرنے کی کوشش کی ادھر اطلاع پہنچ گئی تھی۔ فوج سے جب مقابلہ ہوا تو بھاگ گئے۔ وزیریوں کا ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ ۱۰ ستمبر کو بھی ایک جھڑپ ہوئی تھی۔ مگر حملہ آور فرار ہو گئے کلیں والوں کا لیڈر موسے خاں جو دو سال سے ان کو لڑا رہا تھا۔ آخر افغانستان کو بھاگ گئے۔

ایک اور پیر کی گرفتاری کراچی ۲۳ ستمبر پیر تراب علی شاہ صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی لاڑکانہ کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

انگلستان جانیوالے اسلامی ڈیپوٹیشن پر خرچ کونسل میں مسٹر کبیر احمد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ولیم ولسنٹ نے کہا کہ جو اسلامی ڈیپوٹیشن انگلستان گیا تھا۔ اسپر دو اور تین ہزار پونڈ کے درمیان خرچ آیا ہے۔ اور چونکہ یہ معاملہ تمام ہندوستان کے مفاد کے متعلق تھا۔ اس لئے اس ڈیپوٹیشن کا خرچ گورنمنٹ ہند نے دیا ہے۔

مدراس میں بم بازی مدراس ۲۵ ستمبر کار[illegible] رقبہ میں ابھی امن نہیں ہوا۔ اور جو لوگ کام پر آ[illegible] حملے جاری ہیں۔ جب آدمی کام پر جا رہے تھے۔ کیمپ سے دو بم پھینکے گئے جن سے صرف ایک مسا[illegible]

غیر ممالک کی خبریں

ترکی میں سازش کنندگان کی گرفتاریاں لنڈن ۲۰ ستمبر قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے وزیر جنگ کے سامنے ترکی گورنمنٹ کے وفادارانہ طرز عمل کی تشریح کی اور کہا کہ اس نے میرے مطالبوں کو جو میں نے حال کی سازش کے متعلق کئے تھے۔ پورا کیا ہے جنرل مذکور نے کہا کہ میں نے سازش کنندگان کی گرفتاری کے لئے ایک ہفتہ کی میعاد مقرر کی تھی۔ بشرطیکہ گورنمنٹ نے اپنی کوششوں کو جاری رکھا اور اس قسم کی دیگر سازشیں نہ ہونے دیں۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ متعدد سازش کرنے والے اشخاص جو طلب کئے گئے تھے۔ وہ حوالہ کر دئے گئے ہیں۔

یونان اور ترکی نے لیگ اقوام سے مداخلت نہیں چاہی لنڈن ۲۰ ستمبر جنیوا کا تار مظہر ہے کہ معتبر ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے کہ یونان و ترکی نے لیگ اقوام سے مداخلت کے لئے اپیل نہیں کی۔

بلفاسٹ میں ہنگامہ لنڈن ۱۷ ستمبر بلفاسٹ میں جو معمولی ہنگامہ ہوا تھا۔ اور جس میں ایک ہی گولی سے دو لڑکیاں مہلک طریقہ پر زخمی ہوئیں اسکے باعث اضلاع میں جہاں ہنگامے برپا ہوئے عوام کے لئے باہر نکلنے کے اوقات مقرر کر دئے گئے ہیں۔ یعنی ساڑھے دس کے بجائے اب وہ ۸ بجے کے بعد باہر نہ نکل سکینگے

آئرلینڈ میں حالت بہت نازک ہو گئی ہے لنڈن ۱۷ ستمبر ڈی ویلرا نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہونے سے قطعاً انکار کر دیا کہ "سن فینر" مسٹر لائیڈ جارج کی کانفرنس میں [illegible] وہ ایک آزاد سلطنت کے قائمقام [illegible]

[illegible]وستان [illegible]انیاں برطانیہ کلاں نے روس کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس [illegible] ہندوستان۔ ایران۔ ترکستان انگورہ اور افغانستان میں تجارتی معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کی خاص مثالیں درج کی گئی ہیں۔ جنکا علانیہ مقصد یہ ہے۔ برطانوی نو آبادیوں اور ہندوستان میں عداوتیں پیدا کی جائیں۔ اس نوٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ ان بُرے مقاصد سے بھی واقف ہے۔ جو سویٹ کے ترکی قوم پرستوں کی مدد کرنے کی تہ میں موجود ہیں۔

ہندوستانی انقلاب پسند دفتر خارجیہ نے اس بارہ میں شہادت بہم پہنچائی ہے۔ کہ بولشویکوں نے یورپ کے ہندوستانی انقلاب پسندوں کے ساتھ متواتر سازش کی ہے۔ اور ظاہر کیا ہے کہ مسٹر چٹو پادھیا کے ساتھ گفتگو کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ چند اشخاص جو برلن اور دیگر مقامات میں پناہ گزیں تھے۔ انھیں بولشویکوں نے ۲۵ مئی کو ماسکو میں ایک جلسہ میں یہ غور کرنے کے لئے مدعو کیا کہ ہندوستان میں کس طرح انقلاب کیا جا سکتا ہے۔ اور بولشویک قائم مقام ایم۔ کوپ نے سب کے لئے روپیہ بہم پہنچایا۔

ہندوستان کی سرحد پر کارخانہ بم اس نوٹ میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ ایک لمبے عرصہ سے ایک انارکسٹ کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ کہ وہ افغانستان جاکر ہندوستان کی سرحد پر ایک کارخانہ بم سازی کی نگرانی کرے۔ تاکہ ہندوستان میں بہ سہولت ان کی درآمد ہو سکے۔

وفد افغانستان لنڈن میں۔ لنڈن ۲۰ ستمبر رئیس وفد افغانستان نے لارڈ کرزن سے ملاقات کی اور امیر کے خطوط پیش کئے۔ جن میں محمد ولی خاں کو لنڈن میں سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ وفد نے انڈیا آفس سے اس کے متعلق گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا اس لئے ان کی خواہش پوری نہیں کی گئی۔ لارڈ کرزن نے کہا۔ کہ لنڈن میں سفیر کا رہنا موجودہ مجوزہ معاہدے کے انجام پانے پر منحصر ہے۔

آذربائجان میں بغاوت آذربائجان میں بالشویکوں کے خلاف تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ اضلاع کاباغ اور تخت جیوان میں تاتاریوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور زنگزور میں ارمنی تاتاریوں کی مدد پر ہیں۔

یونانیوں کی خستہ حالت لنڈن ۲۲ ستمبر لنڈن میں جو خبر موصول ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ موسیو گوناریس وزیر یونان غالباً لنڈن جائیگا۔ اور مسٹر لائیڈ جارج اور لارڈ کرزن سے ملاقات کرکے وہ شرائط پیش کرے گا جن پر یونان صلح کرنے پر آمادہ ہے

اپاؤ میں ہیبت ناک نقصان جان اپاؤ (جرمنی) کے قصبہ میں نائٹروجن کے کارخانوں میں نہایت خوفناک دھماکا ہوا۔ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ پہلے دھماکے سے آٹھ سو آدمی مر گئے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر کی خبر ہے کہ ان دھماکوں کا اثر رائن لینڈ کے سارے علاقے میں محسوس کیا گیا۔ اپاؤ کا گاؤں چند لمحوں میں جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ اس گاؤں پر زہریلی گیس کا ایک بادل چھایا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں جانا ناممکن ہے۔ یہ دھماکا دو والبتہ گیس پیما ڈبوں پر حد سے زیادہ دباؤ پڑ جانے سے پیدا ہوا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ڈیڑھ ہزار آدمی مارے گئے۔ اپاؤ کے مقام پر جرمنوں نے محاربہ عظیم میں زہریلی گیس تیار کی تھی۔ اب ان کارخانوں میں زمین کو زرخیز بنانے کیلئے نائٹروجن کے مرکبات تیار کئے جاتے تھے۔ جہاں سے گیس کے پیمانے پھٹے ہیں۔ اب وہاں ایک سو تیس گز چوڑا اور انچاس گز گہرا شگاف ہو گیا ہے۔ ان کارخانوں کی تباہی سے ڈیڑھ کروڑ مارک کا نقصان ہوا ہے۔ اس دھماکے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک نو ایجاد گیس کی قوۃ انقباض کی آزمائش ہو رہی تھی کہ گیس پیما پھٹ گیا۔

ترکوں کی عظیم الشان فتح لنڈن ۱۹ ستمبر۔ یونانیوں کو ایک غیر معمولی شکست ہوئی ہے۔ اور یونانی فوجیں ہر سمت سے نہایت تعجیل کے ساتھ بھاگ رہی ہیں۔ ترک جانبازی اور سرگرمی سے ان پر حملہ کر رہے ہیں اور ان کو کچل رہے ہیں +